حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے شہزادے، افاضل اہل بیت، تابعین مدینہ کے عظیم فقیہ، دانشور امام، فصیح و بلیغ خطیب، چمکتے دمکتے ستارے، اچھے جانشین مخفی اشارات اور ظاہر و واضح عبارات کے خوب جاننے والے عظیم الشان علوی سادات میں سے تھے "محمد ابن حنفیہ" حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بیٹے ہیں، جن کا اصل نام "محمد ابنِ علی ابن ابی طالب" ہے، لیکن یہ حضرتس سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اقدس سے نہیں، بلکہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ایک باندی سے ہیں جن کا نام "خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ" تھا، محمد ابنِ علی ابن ابی طالب کو "محمد ابنِ حنفیہ" یا "محمد الحنفیہ" ان کی والدہ خولہ بن جعفر جو کہ یمامہ کی قیدیوں میں سے تھیں جو بعد میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نکاح میں آئیں کی طرف منسوب کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تاکہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔

معتمد قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دور خلافت میں ہوئی، اور ایک قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دور خلافت کے ابتدائی دنوں میں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب، حرف المیم، ج5، ص754)

بشارت مصطفیٰ:

طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے ہے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا و حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم) کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پر رکھا اور کنیت بھی حضور کی، حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا: سیولد لك بعدی غلام فقد نحلته اسمی و کنیتی ولا نحل لاحدٍ من امتی بعدہ۔ عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا میں نے اسے اپنے نام و کنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: قلت یارسول اللہ ان ولد لی ولد بعد اُسَمِّیه باسم وا کنیه بکنتك فقل نعم۔ فکانت رخصة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لعلی۔ احمد وابوداود، والترمذی وصحح وابو یعلی والحاکم فی الکنی والطحاوی والحاکم فی المستدرك والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارۃ عنه رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت۔ فرمایا: ہاں۔ یہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت تھی۔ (امام احمد وابوداود و ترمذی نے اسے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔ اور ابو یعلیٰ و حاکم اور طحاوی

اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں اور ضیاء نے مختارہ میں مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔)

(سنن ابی داود کتاب الادب باب فی الرخصۃ فی الجمع بینہما آفتاب عالم پریس ۲ / ۳۲۳)

(فتاویٰ رضویہ جلد30،ص538)

یزید کے مطالبہ بیعت پر حضرت سیدنا امام حسین کو مشورہ:

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے رہے اور ان کی مشکلات میں ایک وفادار بھائی کی حیثیت سے ان کے مخلص وغمگسار رہے، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد جب یزید کے حکم پر ولید حاکم مدینہ نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کا مطالبہ کیا اور اس کے ردوقبول کے بارے میں کشمکش میں مبتلا ہوئے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مدینہ چھوڑ دینا چاہا تو اس وقت حضرت سیدنا محمد حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بھائی آپ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب وعزیز ہیں۔

دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا میں آپ سے زیادہ خیر خواہ ہوں، میرا مشورہ یہ ہے کہ اس موقع پر جہاں تک آپ سے ہو سکے یزید کی بیعت اور کسی خالص شہر میں جانے کا ارادہ سے بالکل الگ رہئے اور اپنے دُعاۃ بھیج کر لوگوں کو اپنی خلافت کی دعوت دیجئے، اگر وہ بیعت کرلیں تو ہمارے لیے موجب شکر ہوگا اور اگر آپ کے علاوہ کسی اور شخص پر مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے تو اس سے آپ کے مذہب اور آپ کی عقل میں کوئی کمی نہ آئے گی اور آپ کے فضائل پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے گا اور اگر آپ کسی متعین شہر اور متعین مقام پر جائیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ وہاں کے لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا، ان میں ایک جماعت تو آپ کا ساتھ دے گی؛ لیکن ایک جماعت آپ کے خلاف ہو جائے گی، پھر یہ دونوں جماعتیں باہم لڑیں گی اور درمیان میں آپ کی ذات ان کے نیزوں کا نشانہ بنے گی، اگر یہ صورت حال پیدا ہوگئی تو نسب اور ذاتی اوصاف کے اعتبار سے اس امت کا معزز اور بلند ترین شخص کا خون سب سے زیادہ ارزاں ہوگا۔

یہ مشورہ سن کر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر کہاں جاؤں، ابن حنفیہ نے کہا مکہ جائیے، اگر وہاں آپ کو اطمینان سے بیٹھنے کا موقع مل جائے تو خود ہی کوئی سبیل نکل آئے گی اور اگر حالات خلاف ہوئے تو ریگستان اور پہاڑی علاقوں میں نکل جایئے گا اور جب تک ملک کوئی فیصلہ نہ کرلے اس وقت تک برابر ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل ہوتے رہیے اس دوران میں آپ کی کوئی نہ کوئی رائے قائم ہو جائے گی اور آپ کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے؛ کیونکہ جب حالات کا سامنا ہو جاتا ہے، اس وقت آپ کی رائے نہایت صائب اور آپ کا عمل نہایت محتاط ہو جاتا ہے، یہ باتیں سُن کر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے بہت محبت آمیز نصیحت کی، مجھ کو امید ہے کہ تمہاری رائے صائب ہوگی۔ (الکامل فی التاریخ، لابن اثیر، ج3،ص379)

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حد تک ان کے مشورہ پر عمل بھی کیا؛ چنانچہ مدینہ سے مکہ چلے گئے، پھر کوفیوں کی پیہم دعوت پر چند دنوں کے بعد کوفہ روانہ ہوگئے، لیکن تقدیر الٰہی کچھ اور ہی تھی، اس لیے آپ کی شہادت کا حادثہ عظمیٰ پیش آ گیا، حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حادثہ میں آپ کے ساتھ نہ تھے۔

ماں سے محبت:

حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کی خدمت میں مصروف رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنی والدہ کے کام میں بھی شریک رہتے تھے، اور ایسے بھی کام جو عموماً لوگ نہیں کرتے اس کام میں بھی آپ اپنی والدہ کے خدمت گزار ثابت ہوئے، جیسا کہ آپ اپنی والدہ کے سر پر مہندی اپنے ہاتھوں سے لگایا کرتے تھے، چنانچہ

صالح بن میسم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھوں میں مہندی کا اثر دیکھا تو میں نے آپ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں اپنی والدہ کے سر مبارک میں خضاب لگا رہا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، ج7، ص115)

حضرت ابو یعلی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ اپنی والدہ کے سر پر کنگھی بھی کرتے تھے۔ (ایضاً)

حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بالوں میں بھی سرخ خضاب لگاتے تھے اور آنکھوں میں سرمہ لگاتے اور سر پر سیاہ عمامہ سجاتے تھے۔ (ایضاً)

ذات باری تعالیٰ پر کامل بھروسہ:

حضرت سیدنا علی بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ روم کے بادشاہ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا، جس میں اسے ڈرایا دھمکایا اور قسم دے کر کہا کہ جزیہ ادا کرو ورنہ میں ایک لاکھ جنگجو خشکی اور ایک لاکھ سمندر کے راستے لے کر تجھ پر حملہ آور ہوں گا۔ خط پڑھ کر عبدالملک بن مروان کے ہوش اڑ گئے، اس نے حجاج بن یوسف کو پیغام بھیجا کہ خط لکھ کر محمد بن حنفیہ کو ڈراؤ دھمکاؤ اور ان کے جواب سے مجھے آگاہ کرو۔ حجاج بن یوسف نے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خط بھیجا جس میں اس نے انہیں خوب ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی۔ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً لکھا کہ بے شک اللہ عزوجل مخلوق کی طرف 360 مرتبہ نظر فرماتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے جس کے ذریعے مجھے تم سے محفوظ رکھے گا۔ ان کا یہ خط حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کی طرف بھیج دیا، عبدالملک نے اس کی ایک نقل بادشاہ روم کی طرف بھیج دی۔ اس نے کہا: یہ بات نہ تم نے کہی ہے اور نہ ہی تم ایسا لکھ سکتے ہو، یہ خانوادۂ نبوت میں سے کسی کا قول ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج3، ص176، الطبقات الکبریٰ، ج1، ص40)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور روایت حدیث:

حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی زیادہ تر احادیث آپ کی اولاد ابراہیم، حسن، عبداللہ، عمر اور عون، آپ کے بھتیجے محمد ابن عمر بن علی بن ابی طالب، اور بھائی کے پوتے محمد بن علی بن حسین، اور بھانجے عبداللہ بن محمد بن عقیل، اور عطاء بن ابی رباح، اور منہال بن عمرو، اور محمد بن قیس ابن مخرمہ، منذر بن یعلی الثوری، اور محمد بن بشر الھمدانی علیہم الرحمۃ نے روایت کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب، حرف المیم، ج5، ص753)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرامین:

حضرت سیدنا منذر ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو حسن معاشرت

سے کام نہ لے وہ عقل مند و دانا نہیں اور جو معاشرت میں کوئی چارہ کار نہ پائے وہ انتظار کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی اور اس سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دے۔(حلیۃ الاولیاء، ج3،ص175،الطبقات الکبریٰ، ج1،ص40)

حضرت سیدنا سعید بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: جس سے ہو سکے وہ اپنے ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھے اور گھر میں بیٹھا رہے کیونکہ بنو امیہ کے گناہ لوگوں پر مسلمانوں کی تلواروں سے بھی زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔(ایضاً)

حضرت سیدنا ابویعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تم سے پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بحث و مباحثہ اور کھوج میں لگی رہتی تھی حتی کہ ہلاکت میں جا گری، ان میں سے کسی کو پیچھے سے آواز دی جاتی تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔(حلیۃ الاولیاء، ج3،ص176)

حضرت سیدنا منذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے پکارا تو میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔فرمایا: ہر وہ چیز جس کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے۔(ایضاً)

حضرت سیدنا ابوعثمان مؤذن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس کی نظر میں اس کا نفس محترم ہوتا ہے اس کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔(ایضاً)

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عزوجل نے جنت کو تمہارے نفسوں کی قیمت قرار دیا ہے لہٰذا اسے اس کے غیر کے بدلے میں نہ بیچو۔(ایضاً)

امام محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کی چار قسم ہے:

اوّل: دعائے رغبت (یعنی کسی چیز کے حصول کی دعا)، اس میں بطنِ کف (ہتھیلی کا پیٹ) جانبِ آسمان ہو۔

دوم: دعائے رَہبَت (یعنی کسی چیز سے بچنے کی دعا)، اس میں پشتِ دست اپنے چہرے کی طرف ہو۔

سوم: دعائے تضرُّع (یعنی گڑگڑانے والی دعا)، اس میں خِنصر و بِنصر (چھنگلیا اور اس کے برابر والی انگلی) بند اور وُسطی و اِبہام (درمیانی انگلی اور انگوٹھا) کا حلقہ کرکے مسبّحۃ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرے۔

چہارم: دعائے خفیہ کہ بندہ صرف دل سے عرض کرے، زبان نہ ہلائے۔

(البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ج ۲،ص ۷۷)

حضرت ابویعلی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو کسی شخص سے اس کے عدل و انصاف کی وجہ سے محبت کرے اور وہ ہو علم الٰہی میں جہنمی پھر بھی اللہ اس کی محبت کا اس کو بدلہ عطا فرمائے گا، جیسے کسی جنتی شخص سے محبت کا اجر ملتا ہے۔اور اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کی وجہ سے اس بغض رکھے اور وہ ہو اللہ کے علم میں جنتی اللہ اس کے بغض پر اسے اجر عطا فرمائے گا جیسے کسی جہنمی سے بغض رکھنے پر اجر ملتا۔ الطبقات الکبریٰ، ج7،ص99)

وفات:

زید بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے پوچھا: آپ کے والد صاحب کہاں دفن کئے گئے تھے؟ فرمایا جنت البقیع شریف میں۔ پھر پوچھا کس سن ہجری میں آپ کے والد کا انتقال ہوا تھا؟ فرمایا: ماہ محرم 81 ہجری کے ابتداء میں، اور اس وقت میرے والد کی عمر 65 سال تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، ج 4، ص 127، الطبقات الکبریٰ، ج 7، ص 116، 117)

محمد حشیم الدین قادری

دارالعلوم غریب نواز، نزد جامع مسجد کچہری محلہ منڈلہ۔ ایم۔ پی

رابطہ نمبر- 9926714799-8319945574

Email.Hashimuddinqadri@gmail.com